حق گوئی کی مثال کے طور پر میں نے تینوں مصنفین کا حوالہ دیدیا ہے، کیونکہ اس پہلو میں ان کے درمیان اتفاق ہے۔

مسلم اور مومن کے معنی

سوال۔ بعض حضرات اسلام اور ایمان کے الفاظ کو اصطلاحی معنوں میں ایک دوسرے کے بالمقابل استعمال کرتے ہیں۔ وہ اسلام سے مراد محض ظاہری اطاعت لیتے ہیں جس کی پشت پر ایمان موجود نہ ہو۔ اور ایمان سے مراد حقیقی اور قلبی ایمان لیتے ہیں۔ ان کا استدلال سورۂ حجرات کی اس آیت (قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا۔۔۔) سے ہے جس میں عرب بدوؤں کو مومن کے بجائے مسلم قرار دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ ایمان ان کے دل میں داخل نہیں ہوا ہے۔ بعض فرقے اس استدلال کی آڑ میں اپنے آپ کو مومن اور عامۃ المسلمین کو محض مسلم قرار دیتے ہیں حتیٰ کہ خلفائے راشدین میں سے اصحابِ ثلاثہ کو بھی مومن کے بجائے مسلم کہہ کر در پردہ ان کے ایمان پر چوٹ کی جاتی ہے۔ براہ کرم مذکورہ بالا آیت کی صحیح تاویل اور مومن و مسلم کی تشریح بیان فرمائیں۔

جواب۔ سورۂ حُجُرات کی آیت قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا۔۔۔۔ کو سورۂ توبہ کی آیات ۹۰ تا ۱۰۱ کی روشنی میں پڑھیے تو بات پوری طرح سمجھ میں آجائیگی۔ مدینہ سے باہر اطراف و نواح میں جو بدو رہتے تھے ان کو اعراب کہا جاتا تھا۔ یہ لوگ صرف اس وجہ سے مدینے کی اسلامی حکومت کے تابع فرمان ہو گئے تھے کہ ان کے لیے اطاعت کے سوا کوئی چارۂ کار نہ رہا تھا۔ مگر نہ وہ جہاد میں جانیں لڑانے اور خطرہ مول لینے کے لیے تیار تھے اور نہ زکوٰۃ خوشی کے ساتھ دینے پر راضی تھے۔ اس پر ان کا رویہ یہ تھا کہ جب مسلمانوں کے ساتھ فتوحات کے فوائد میں حصہ لینے کا معاملہ آتا تھا تو یہ ایک سے ایک بڑھ کر ایمان کا دعویٰ کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے دعاوی اس طرح پیش کرتے تھے گویا انہوں نے دائرۂ اسلام میں داخل ہو کر حضورؐ پر کوئی احسان کیا ہے۔ ان کے اسی رویے کے متعلق سورۂ حُجُرات میں فرمایا گیا ہے

کہ یہ لوگ ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں، لیکن دراصل انہوں نے صرف ظاہری اطاعت قبول کی ہے ایمان دل میں ہوتا تو نہ یہ جہاد سے جی چراتے اور نہ اپنے قبولِ اسلام کا احسان نبی پر جتاتے۔

اس جگہ بلاشبہ اسلام کا لفظ ایمان کے بغیر صرف مطیع ہو جانے کے معنی میں استعمال ہوا ہے مگر اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ قرآن مجید میں اسلام اور ایمان دو الگ معنی ہیں۔ اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرتا ہے تو اس سے پوچھیے کہ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام کے کیا معنی ہیں، اور حضرت ابراہیم کی اس دعا کا کیا مطلب ہے کہ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَا اُمَّۃً مُّسْلِمَۃً لَّکَ۔

باقی رہا کسی گروہ کا خلفاء ثلاثہ اور تمام صحابہ کرام کو، باستثناء چند، مسلم بلا ایمان قرار دینا۔ تو حقیقت میں یہ اُن پر نہیں بلکہ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر چوٹ ہے۔ وہ دراصل ثابت یہ کرنا چاہتے ہیں کہ معاذ اللہ حضور ایک انتہائی ناکام نبی تھے، کیونکہ آپ پر خود آپ کے چند اہل بیت اور تین چار صحابیوں کے سوا کوئی سچے دل سے ایمان نہ لایا حتیٰ کہ آپ کی اکثر بیویاں بھی آپ کی مخلص بیوی نہ تھیں۔ اور اس کے ساتھ وہ حضورؐ کو نعوذ باللہ سخت بے بصیرت اور سادہ لوح بھی ثابت کرتے ہیں کیونکہ ان کے بقول سب منافق ہیں۔ اور عجیب بات ہے، یہ ظالم اتنا بھی نہیں سوچتے کہ ۲۳ سال تک تمام عرب کے مقابلہ میں جد و جہد کر کے جو عظیم الشان کامیابی حضورؐ کو حاصل ہوئی وہ آخر کیسے حاصل ہو سکتی تھی اگر آپ کے یہ تمام ساتھی مخلص و وفادار اور جان نثار فدائی نہ ہوتے۔ سالہا سال تک عرب کی پوری قوم حضورؐ سے برسر پیکار رہی، اور یہی صحابہ آپ کے دست و بازو بنے ہوئے تھے۔ معاذ اللہ، یہ اگر منافق ہوتے تو عرب کیسے مسخر ہو جاتا؟ واقعہ یہ ہے کہ بغض اور تعصب میں جب آدمی اندھا ہو جاتا ہے تو سورج کی طرح روشن حقائق بھی اس کو نظر نہیں آتے۔

صدرِ ریاست کو ویٹو کا حق

سوال۔ کچھ عرصہ سے اخبارات کے ذریعہ سے تجاویز پیش کی جا رہی ہیں کہ صدرِ پاکستان کو خلیفۃ المسلمین